رجسٹرڈ ایل ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

اخبار الحکم

نمبر ۱۷ | قادیان دار الامن و الامان مورخہ ۱۲ - مئی سنہ ۱۸۹۹ مطابق ۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۶ھ | جلد ۳

حصہ ثانی

خطبہ عید ضحیٰ

جو مولانا مولوی نور الدین صاحب نے سورہ

کوثر کی مختصر سی جامع تفسیر پر پڑھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ - فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ - إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ -

یہ ایک مختصر سی سورۃ ہے اور اس مختصر سی سورہ شریف میں اللہ تعالےٰ نے ایک عظیم الشان پیشگوئی بیان فرمائی ہے جو جامع ہے - پھر اس کے پورا ہونے پر شکریہ میں مخلوق الٰہی کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے اسکا ارشاد کیا - وہ پیشگوئی کیا ہے؟ اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ بجھے ہمنے جو کچھ دیا ہے بہت ہی بڑا دیا ہے - عظیم الشان خیر عطا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن نبوت دیکھو تو قیامت تک وسیع کسی دوسرے نبی کو اسقدر وسیع وقت نہیں ملا یہ کثرۃ تو بلحاظ زمان ہوئی - اور بلحاظ مکان یہ کثرۃ کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا میں ظاہر فرمایا کہ میں سارے جہان کا رسول ہوں یہ کوثر مکان کے لحاظ سے عطا فرمائی - کوئی آدمی نہیں ہے جو یہ کہدے کہ مجھے احکام الٰہی میں اتباع رسالت پناہی کی ضرورت نہیں - کوئی صوفی - کوئی مست قلندر - بالغ مرد بالغہ عورت کوئی ہو اس سے مستثنیٰ نہیں - ہو سکتے - اب کوئی وہ خضر نہیں ہو سکتا جو لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا بول اُٹھے - یہ وہ موسیٰ ہے جس سے کوئی الگ نہیں ہو سکتا - کوئی آدمی مقرب ہو نہیں سکتا جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع نہ کرے -

کتاب میں وہ سچی کوثر عنایت کی کہ فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ - کل دنیا کی صداقتیں اور مطہر کتا میں سب کی سب قرآن مجید میں موجود ہیں -

ترقی مدارج میں وہ کوثر ا کہ جبکہ یہ بھی بات ہے اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ - پھر دنیا بھر کے نیک اعمال پر نگاہ کرو جبکہ اُن کے دال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوان کے جزائی نیک آپ کے اعمال میں شامل ہو کر کیسی ترقی مدارج کا موجب ہو رہی ہے

اعمال میں دیکھو! اتباع - فتوحات عادات علوم اخلاق میں کس کس قسم کی کوثر عطا فرمائی ہیں -

استحکام و حفاظت مذہب کے لئے دیکھو جسقدر مذاہب دنیا میں اللہ تعالےٰ کیطرف سے آئے اُس کی حفاظت کا ذمہ وار خود اُن لوگوں کو بنایا - مگر قرآن کریم کی پاک تعلیم کے لئے فرمایا اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یہ کیا کوثر ہے!!! اللہ تعالےٰ اس دین کی حمایت و حفاظت اور نصرت کے لئے تائیدیں فرماتا اور مخلص بندوں کو دنیا میں بھیجتا ہے - جو اپنے کمالات اور تعلقات الٰہیہ

مین ایک نمونہ ہوتے ہین - انکو دیکھکر پتہ لگ سکتا ہے کہ کیونکر بندہ خدا کو اپنا بنا لیتا ہے - اس ہستی کو دیکھو زبان اور اس کے حرکات کو دیکھو جب خدا بنانے پر آتا ہے تو اہی عاجز انسان کو اپنا بنا کر دکھا دیتا ہے اور ایک اجڑی بستی کو دھن سے آباد کرتا ہے - کیا عجب انگیز نظارہ ہے - بڑے بڑے شہرون اور بڑے اکثر بانہ مدبرون کو محروم کر دیتا ہے حالانکہ وہان ہر قسم کی ترقی کے اسباب موجود ہوتے ہین اور علم و معرفت کے ذرایع وسیع ہوتے ہین مثلاً دیکھو! کسی بستی کو برگزیدہ کیا جہان نہ ترقی کے اسباب نہ معلومات کی توسیع کے وسائل نہ علمی چرچے نہ مذہبی تذکرے نہ کوئی دارالعلوم! نہ کتب خانہ! صرف خدائی ہاتھ ہے جسنے تربیت کی اور اپنی تربیت کا عظیم الشان نشان دکھایا عور کرو کسطرح یہ بتلاتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے کیا کوثر عطا فرمایا - لیکن غافل انسان نہین سوچتا - افسوس تو یہ ہے کہ جیسے اور لوگون نے غفلت اور سستی کی ویسے ہی غفلت کا شکار مسلمان بھی ہوے - آہ اگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مدارج پر خیال کرتے اور خود بھی ان سے حصہ لینے کے آرزومند ہوتے تو اللہ تعالے انکو بھی کوثر دیتا - جو کچھ اب تک بیان کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیاوی کوثر کا ذکر تھا پھر مرنے کے بعد ایک اور کوثر برزخ مین حشر مین صراط پر بہشت مین غرض کوثر ہی کوثر دیکھیگا - اس کوثر مین ہر ایک شخص شریک ہو سکتا ہے مگر شرط یہ ہے

فَصَلِّ لِرَبِّكَ

اللہ تعالے کی تعظیم مین لگو - دیکھو اس آدم کامل کا پاک نام ابراہیم بھی تھا جسکی تعریف اللہ تعالے فرماتا ہے وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى اور وہی ابراہیم جو قلب سلیم کا مصداق تھا جسنے تعظیم الہی کرکے دکھائی جیسے مولی کریم فرماتا ہے -

وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ

فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا - پھر کیا نتیجہ پایا - الہی تعظیم جسقدر کوئی انسان کر کے دکھاتا ہے اسی قدر ثمرات عظیمہ حاصل کرتا ہے مثلاً حضرت ابو الملۃ ابراہیم کو دیکھو اس کی دعاؤن کا نمونہ - دیکھو ہمارے سید و مولے اصفی الاصفیا خاتم الانبیاء ان دعاؤن کا ثمرہ ہین اللھم صل وسلم و بارك علیہ و آلہ ابراھیم انك حمید مجید -

ابراہیم علیہ السلام بہت بوڑھے اور ضعیف تھے خدا تعالے نے اپنے وعدہ کے موافق اولاد صالح عنایت کی اسمٰعیل جیسی اولاد دی جب جوان ہوئے تو حکم ہوا کہ ان کو قربانی مین دیدو - ابراہیم کی قربانی دیکھو بڑھاپے کا زمانہ دیکھو مگر ابراہیم نے اپنی ساری طاقتین ساری امیدین تمام ارادے یون قربان کر دئے کہ ایک طرف حکم ہوا اور معاً بیٹے کے قربان کرنیکا پختہ ارادہ کر لیا پھر بیٹا بھی ایسا بیٹا تھا کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا بیٹا إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ تو خدا کی راہ مین جان دینے کو طیار ہو گیا - غرض باپ بیٹے نے ایسی فرمان برداری دکھائی کہ کوئی عزت کوئی آرام - کوئی دولت - اور کوئی امید باقی نرکھی یہ آج ہماری قربانیان اسی پاک قربانی کا نمونہ ہین -

پھر اللہ تعالے نے بھی کیسی جزا دی -

اولاد مین ہزارون ہزار بادشاہ اور انبیاء بلکہ خاتم الانبیاء بھی اسی کی اولاد مین پیدا کیا وہ زمانہ ملا جسکی انتہا نہین خلفا ہون تو وہ بھی ملت ابراہیمی مین - سارے نواب اور خلفاء الحق و دین کے قیامت تک اسی گھرانے مین ہونے مین ہونیوالے ہین -

پھر جب شکریہ مین نماز مین خدا کی عظمت اور کبریائی بیان کی تو مخلوق الہی کے لئے بھی کیونکہ ایمان کے اجزاء تو دو ہی ہین تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ تو مخلوق کے لئے یہ کہ

وَانْحَرْ

جیسے نمازین لگے ہو قربانیان بھی دو تاکہ مخلوق سے سلوک ہو - قربانیان وہ دو جو بیمار نہ ہون دبلی نہ ہون بے آنکھ کی نہ ہون - کان چرے ہوئے نہ ہون عیب دار نہ ہون لنگڑی نہ ہون - اس مین اشارہ یہ ہے کہ جب تک کامل قوی کو خدا کے لئے قربان نہ کروگے - ساری نیکیاں تمھاری ذات پر جلوہ گر نہونگی پس جہان ایکطرف عظمت الہی مین لگو - دوسری طرف قربانیان کرکے مخلوق الہی سے شفقت کرو اور قربانیان کرتے ہوئے اپنے کل قوی کو قربان کر ڈالو - اور رضاء الہی مین لگا دو پھر نتیجہ کیا ہوگا ؟

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ -

تیرے دشمن ابتر ہون گے

انسان کی خوشحالی اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی کہ اسکو اب تو راحتین ملین اور اس کے دشمن ہلاک ہون یہ باتین بڑی آسانی سے حاصل ہو سکتی ہین خدا کی تعظیم اور اسکی مخلوق پر شفقت نمازو مین خصوصیت دکھاؤ - کانون پر ہاتھ لیجا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ زبان سے کہتے ہو مگر تمہارے کام دکھا دین کہ واقعی دنیا سے سروکار نہین - تمہاری نماز وہ نماز ہو جو تنہی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ہو - تمہارے اخلاق تمہارے معاملات عامیون کیطرح نہ ہون بلکہ ایک پاک نمونہ ہون پھر دیکھو کوثر کا نمونہ ملتا ہے یا نہین - لیکن ایکطرف سے تمہارا فعل ہے دوسری طرف سے خدا کا انعام -

درود پڑھو آجکل کے دن عبادت کے لئے مخصوص ہین وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ کل وہ دن تھا کہ کل حاجی ہر طبقہ اور ہر عمر کے لوگ ہونگے دنیا سے نرالا لباس پہنے ہوے عرفات کے میدان مین حاضر تھے اور لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ پکارتے تھے تم سوچو اور غور کرو کہ تمھاری کل کیسی گذری کیا تم بھی خدا تعالے کے حضور لبیک لبیک پکارتے تھے - آج منا کا دن ہے - آج ہی وہ دن ہے جسمین ابراہیم نے اپنا پاک نمونہ قربانی کا دکھلایا -

کوئی اُس کی طاقت نہیں تھی جیسے خدا پر قربان نہ کیا ہو نہ صرف اپنی بلکہ اولاد کی بھی یہ جمعہ کا دن ابراہیم کی قربانی اور مفاخر قومی کا روز ہے جسمین عرب کے لوگ قبل اسلام بزرگوں کے تذکرے یاد کر کے فخر کیا کرتے تھے۔ اس مین خدا کا ذکر کرو جیسے فرمایا

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاءَكُمْ حسرت کی

یاد مین فریاد کرتے مین۔ خدا کے حضور ساری قوتونکو قربان کرنے کے لئے خرچ کرو پھر دیکھو کہ تمہارے کام کیا پھل لاتے ہین۔

انسان خوشحالی چاہتا ہے اور دشمنون کی ہلاکت خدا طیار ہے مگر **قربانی چاہتا ہے۔**

اولاد پر ہونے دکھاؤ جیسے اسماعیل نے دکھایا۔ پس سنئے انسان بنو پھر دیکھو کہ خدا تعالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تمکو کسطرح کی کوثر دیتا ہے اور تمہارے دشمنون کو ہلاک کرتا ہے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مکتوبات امام آخر الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

علی رسولہ

الکریم

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آنمخدوم کے دو عنایت نامے پے در پے پہنچے۔ باعث مسرت اور خوشی کا ہوا۔ آپ کی کوششون سے بار بار دل خوش ہوتا ہے اور اور بار بار دُعا آپ کے لئے اور آپ کے معاونون کے لئے دل سے نکلتی ہے خداوند کریم نہایت مہربان ہے۔ اُس کے تفضلات سے بہت سی امیدین ہین اس کی راہ مین کوئی محنت ضائع نہین ہوتی۔ آپ نے لکھا تھا کہ ایک عالم نے فیروز پور مین اعتراض کیا ہے کہ رسول مقبول نے سیر ہو کر بھی کھایا ہے۔ لیکن اس بزرگ عالم نے اس عاجز کی تقریر کا منشا نہین سمجھا ہے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سیر ہونے کے معنی سمجھے ہین۔ طیبین اور طاہرین کا سیر ہو کر کھانا اس قسم کا سیر ہونا نہین ہے جو اُن لوگون کا ہوا کرتا ہے جنکے حق مین خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ ایسے کھاتے ہین جیسے چارپائے کھایا کرتے ہین اور آگ اُنکا ٹھکانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی وقت سیر ہو کر کھانا اور ہی نور ہے اگر اُس سیری کو ان لوگون کی طرف نسبت دیجاوے جنکا اصل مقصد اختظاذ اور تمتع ہے اور جنکی نگاہ مین نفسانی شہوات کے استیفا تک محدود ہین تو اس سیری کو ہم ہرگز سیری نہین کہہ سکتے۔ سیری کی تعریف مین پاکون اور مقدسون کی اصطلاح اور ناپاکون اور شکم پرستون کی اصطلاح الگ الگ ہے اور پاک لوگ اسی قدر غذا کھانیکا نام سیری رکھ لیتے ہین کہ جب فی الجملہ وقت جوع دور ہو جائے اور حرکات وسکنات پر قوت حاصل ہو جائے۔ غرض مومن کی سیری یہی ہے کہ اس قدر غذا کھائے جو اُس کی پشت کو قائم رکھے۔ اور حقوق واجبہ ادا کر سکے۔ پس جو سید المؤمنین ہے اُسکی سیری کا قیاس عام لوگون کی سیری پر قیاس مع الفارق ہے اسی طرح بہت لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظیم کو نہین سمجھا اور الفاظ کے مورد استعمال کو ملحوظ نہین رکھا اور اپنے تئیں غلطی مین ڈال لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی وقت یہ فرمانا کہ مین سیر ہو گیا ہون ہرگز اس قول کا مرادف نہین کہ جو دنیا دارون کے مُنہ سے نکلتا ہے جنہون نے اصل مقصد اپنی زندگی کا کھانا ہی سمجھا ہوا ہوتا ہے۔

غرض پاکون کا کام اور کلام پاکون کے مرتبہ عالیہ کے موافق سمجھنا چاہیئے اور اُن کے امور کا دوسرون پر قیاس کرنا صحیح نہین ہے وہ درحقیقت اس عالم سے باہر ہوتے ہین۔ گو بصورت اسی عالم کے اندر ہی ہین۔

اور بہرام خانصاحب کی کوشش سے طبیعت بہت خوش ہوئی خدا اُن کو اجر بخشے۔ کتاب سات سو ۷۰۰ جلد چھپی ہے لیکن اب مینے تجویز کی ہے کہ ہزار جلد چھپے تو بہتر۔

منشی فضل رسول صاحب کا خط مینے پڑھا منشی صاحب کے پاس جسنے یہ بیان کیا ہے کہ وید مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اسنے بہت ہی دھوکا کھایا وید مین تو خدا کا بھی اُسکی شان کے لائق ذکر نہین چہ جائیکہ اُس کے رسول کا بھی ذکر ہو جن باتون سے وید بھرا ہوا ہے وہ آتش پرستی اور شمس پرستی اور اندر پرستی وغیرہ ہے اور مدار المہام تمام دنیا کا انھین چیزون کو وید نے سمجھا ہے اور انھین کی پرستش کے لئے وید نے ترغیب کی ہے اور کئی دفعہ اس عاجز کو نہایت صراحت سے الہام ہوا ہے کہ وید گمراہی سے بھرا ہوا ہے اور وید کا ایک حصہ ترجمہ شدہ اس عاجز کے پاس موجود ہے اور پنڈت دیانند کے وید بھاش بین سے بھی سنتا رہا ہون اور جو کچھ اردو مین وید بھاش لکھا گیا وہ بھی دیکھتا رہا ہون اسصورت مین وید کوئی ایسی عجیب چیز نہین ہے جسکی حقیقت پوشیدہ ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اظہر من الشمس ہے ویدون کی بیہودہ بیانی کی محتاج نہین اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وید مین کسی قسم کی پیشگوئی نہین اور نہ کسی معجزہ کا ذکر ہے جہانتک دریافت ہوتا ہے وید کی یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ وہ کسی پُرانے زمانہ کے شاعرون کے شعر ہین کہ جو مخلوق چیزون کی تعریف مین بنائے ہوئے ہین ابتدا مین جب یہ کتاب چھپنی شروع ہوئی تو اسلامی ریاستون مین توجہ اور مدد کے لئے لکھا گیا تھا بلکہ کتابین بھی ساتھ بھیجی گئی تھین سوائین سے صرف نواب ابراہیم علیخانصاحب

نواب مالیر کوٹلہ اور محمود خان صاحب رئیس چھتاری اور مدار المہام جوناگڑھ نے کچھ مدد کی تھی دوسروں نے اول توجہ ہی نہیں کی اور اگر کسی نے کچھ وعدہ بھی کیا تو اس کا ایفا نہیں کیا بلکہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھوپال سے ایک نہایت مخالفانہ خط لکھا آپ ان ریاستوں سے ناامید رہیں اور اس کام کی امداد کے لئے مولیٰ کریم کو کافی سمجھیں۔ الیس اللہ بکاف عبدہ اور میں آپ کو یہ بھی تحریر کرتا ہوں کہ جو شخص اپنی رائے کے موافق کتاب کو واپس کرے یا اپنا منظور نہ کرے یا کتاب یا کتاب کی مؤلف کی نسبت کچھ مخالفانہ رائے ظاہر کرے اسکو ہرگز اپنے خلق سے محروم نہ کریں۔ ۲۱ رجون ۱۸۸۳ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۰۰ھ

کلمات طیبات امام الزمان سلمہ الرحمان

پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کیطرف کی مونہہ کرکے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کیطرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں مگر وہ انکی زیارت نہیں کرسکتے صرف اپنی والدہ کی خدمت گذاری اور فرمانبرداری میں بسبب مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی یا اویس کو یا مسیح کو یہ ایک عجیب بات ہے۔ جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملنے کو گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اسقدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہوں گے۔ ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کرکے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے؟ ایسے نمونوں سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا مونہہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو طیار ہو جاؤ۔ بہتری اسی میں ہے ورنہ اختیار ہے ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔ (۲۱ اپریل ۱۸۹۹ء یوم عید اضحی)

(مندرجہ بالا تقریر حضرت اقدس نے ایک نوجوان کو اپنی والدہ کی تعظیم اور واجب عزت کرنے کی غرض سے اس وقت فرمائی تھی جب کہ آپ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر گھر کو تشریف لا رہے تھے اور عین اس موقع پر جو چھوٹی مسجد کی سیڑھیوں کا دروازہ ہے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا۔ ایڈیٹر)

عربی سیکھو انگریزی پڑھو!!

میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں قرآن کریم کا مزا نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے جو ضروری ہے مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آجکل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا جب کہ ہر مسلمان کا فرض ہے پھر اس کے کیا معنے ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے۔ اور ساری عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھو دی جاوے۔

مگر

یہ بات بھی یاد رکھو کہ چونکہ اسنے کام گورنمنٹ نے ایک قومی گورنمنٹ کی صورت اختیار کرلی ہے اس لئے قومی گورنمنٹ کی زبان بھی ایک قومیت کا رنگ رکھتی ہے پس ضروری ہوا کہ اپنے مطالب اغراض کو حکام کے پورے طور پر ذہن نشین کرنے کے لئے انگریزی پڑھو تاکہ تم گورنمنٹ کو فایدہ اور مدد پہونچا سکو۔

(۲۱ اپریل ۱۸۹۹ء مغرب سے پہلے عام طور پر مختلف زبانوں کے تذکرے پر فرمایا (ایڈیٹر))

فونوگراف کیا ہے؟ گویا مطبع ناطق ہے

(۲۱ اپریل ۱۸۹۹ء)

کوئی تکلیف نہیں پہونچتی جب تک آسمان پر فتویٰ ہو اگرچہ تکالیف تو پیغمبروں کو بھی پہونچتی ہیں مگر وہ بذریعہ محبت کے ہوتی ہیں اور انہیں ایک

قسم کی تعلیم مخفی ہوتی ہے جو اُن مشکلات میں انبیاء علیہم السلام کا پاک گروہ اپنے طرزِ عمل اور چال چلن سے دیتا ہے۔

اور بعض لوگوں پر دکھ کی مار ہوتی ہے اور وہ اُن کی اپنی ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اس لیے آدمی کو لازم ہے کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے کہ ایسا نہو بداعمالیاں حد سے گذر جاویں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لاویں جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کے ساتھ نگاہ کرتا ہے تو عام طور پر دلوں میں اُس کی محبت کا القا کر دیتا ہے لیکن جس وقت انسان کا شر حد سے گذر جاتا ہے اُس وقت آسمان پر اُس کی مخالفت کا ارادہ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں مگر جونہی وہ توبہ و استغفار کے ساتھ خدا کی آستانہ پر گر کر پناہ لیتا ہے تو اندر ہی اندر ایک رحم پیدا ہو جاتا ہے اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ اُس کی محبت کا بیج لوگوں کے دلوں میں بو دیا جاتا ہے۔ غرض توبہ و استغفار کا ایسا مجرب نسخہ ہے کہ خطا نہیں جاتا۔ (۱۸ر اپریل ۹۹ء)

ضروری یادداشت

حضرت اقدس کے کلمات طیبات کے جمع کرنے اور لکھنے میں یوں تو بڑا بھاری التزام کیا جاتا ہے لیکن بدقسمتی سے اردو زبان میں کوئی طریق مختصر نویسی کا نہ ہونے کی وجہ سے اکثر الفاظ رہ جاتے ہیں اس لیے ہم رفع مظنہ کی خاطر اس امر کو بتلا دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ جو الفاظ کلمات طیبات کے عنوان کے تحت میں لکھے جاتے ہیں وہ عموماً حضرت اقدس کے مونہہ کی باتیں ہوتی ہیں۔ جنمیں بہت ہی کم عند الضرورت کاف کے وغیرہ کی کمی بیشی ہی کی جاتی ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ مطلب کو اپنے الفاظ میں بیان کر دیا جاتا ہے اسی صورت میں حضرت اقدس کے کلام کا خلاصہ یا حاصل بالمطلب وغیرہ کوئی لفظ لکھہ دیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

مژدہ راحت فزا

حضرت اقدس کے کلمات طیبات میں سے پہلا نمبر چھپ کر ہمارے ناظرین تک پہونچ چکا ہے۔ اور اُسکی صرف معدودے چند کاپیاں دفتر میں باقی ہیں۔ عنقریب دوسرا ایڈیشن طبع ہونا شروع ہوگا۔

چونکہ ہماری دلی آرزو اور تمنا یہی ہے کہ حضرت اقدس کے ملفوظات و مکتوبات کی بکثرت اشاعت ہو اور جہاں تک ممکن ہو ایسے مضامین اور تحریریں جمع کیجائیں جو یا تو آجتک طبع ہی نہیں ہوئی ہیں یا ایسے وقت میں طبع ہوئی ہیں کہ آج اُن کا بہم پہونچنا ہی مشکل ہو رہا ہے بہرحال ہم اس کوشش اور تلاش میں تھے کہ حضرت اقدس کے بہت پرانے مضامین جو ۸۲ء و ۸۳ء وغیرہ میں چھپے تھے اُن کو بہم پہونچایا جاوے ہم اپنے بھائی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے ازحد مشکور ہیں کہ اُنہوں نے اس سلسلہ میں بہت مدد دی ہے چنانچہ آجکل ایک نیا رسالہ اُس سلسلہ کلمات طیبات امام الزمان کے دوسرے نمبر میں ہم طبع کر رہے ہیں اور انشاء اللہ اواخر مئی تک چھاپکر اُسے مشتہر کیا جاوے گا۔ اس رسالہ میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔ چونکہ مالی مشکلات اجازت نہیں دے سکتیں کہ اُنکو کثیر التعداد چھپوایا جاوے اس لئے سردست ۵۰۰ کاپی چھپوائی جاتی ہے۔ ہمارے احباب اُسکی خریداری سے ہماری ہمت اور حوصلہ بڑہائیں۔

فہرست مضامین

(۱) ابطال تناسخ و مقابلہ وید و قرآن۔
(۲) مسئلہ الہام پر حضرت اقدس کی سیتا نند اگنی ہوتری بانی دیو دہرم سے خط و کتابت۔
(۳) مرزا غلام احمد رئیس قادیان و آریہ سماج۔
(۴) خدا تعالیٰ کے خالق ہونے پر دلائل بجواب باوا نرائن سنگھ وکیل امرتسر۔
(۵) مضمون مندرجہ اخبار عام مطبوعہ ۵ مئی ۱۸۸۶ء

فی الحال یہہ مضامین ہیں اللہ تعالیٰ چاہیگا تو اپنے اپنے وقت پر اور مضامین کے جمع کرنے کی توفیق بھی رفیق حال کر دے گا۔ وما توفیقی الا باللہ

ضرورت ہے

ہم کو مندرجہ ذیل رسائل کی ضرورت ہے کوئی صاحب پتہ لگا کر اطلاع دیں قیمت کا فیصلہ خط و کتابت سے طے ہو جاوے گا۔

برادر ہند لاہور } مولفہ پنڈت شو نرائن اگنی ہوتری جلد چہارم نمبر ۵ لغایت نمبر ۹۔

مسیح ہندوستان میں } نامی کتاب جو بڑی تحقیق و تدقیق سے لکھی جا رہی ہے آج ۱۴۸ صفحہ تک پریس میں پہنچ چکی ہے۔ انگریزی میں ساتھہ ہی ساتھہ ترجمہ ہو رہا ہے جو ہمارے محترم بھائی محمد علی صاحب ایم اے لاہو میں کر رہے ہیں۔ اس کتاب کی اشاعت پر عیسائی دنیا میں کیا اثر ہوگا وہ اس سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ عیسائی دین کی بنیاد صرف مسیح کے صلیب پر جان دینے پر ہے لیکن اگر یہ مسئلہ اور انکا مسئلہ عقیدہ واقعات صحیحہ و دلائل قویہ سے یوں ثابت ہو جاوے کہ انہوں نے صلیب پہ جان نہیں دی بلکہ وہ اپنی طبعی ہجرت سے ہندوستان میں آکر رہگذر عالم آخرت ہوا اور کشمیر کے محلہ خان یار میں یوز آسف یا عیسیٰ صاحب کے نام سے آرام کرتے ہیں تو ایکبچہ بھی بلا توقف بول اٹھیگا کہ عیسائیت

مشاہیر اسلام کی سوانح عمریاں

سعید بن جبیر کا حال اعلام تابعین میں سے تھے۔ رنگ کے سانولے۔ علم حضرت عبداللہ بن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے پڑھا تھا۔ ایکدفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حدیث بیان کرو عرض کی۔ آپ کی موجودگی میں۔ فرمایا۔ کیا ڈر ہے۔ میری موجودگی میں اگر تو ٹھیک بیان لے گا تب تو بہتر۔ ورنہ میں غلطی کو درست کردونگا۔ انہوں نے قرارت بھی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سیکھی تھی۔ اور تفسیر بھی اُن سے ہی سُنی تھی۔ اور روایت بھی زیادہ تر انہیں سے کرتے ہیں۔ قراۃ کی روایت ان سے منہال بن عمرو اور ابو عمر بن علار کرتے ہیں۔ وفا ربن رباس کہتے ہیں۔ سعید نے رمضان میں مجھے کہا کہ تو میرا قرآن سن۔ پھر وہاں سے قرآن مجید ختم کرکے ہی اُٹھے۔ سعید کا قول ہے کہ میں نے حرم کے اندر ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا ہے۔ اسمٰعیل بن عبدالملک کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر امام تھے ایک رات تو قراۃ ابن مسعود پر پڑھتے۔ ایک رات قراۃ زید بن ثابت پر۔ ایک رات کسی صحابی کی قراۃ پر اور ایک رات کسی صحابی کی قراۃ پر۔ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے اُنسے کہا کہ میرے لئے قرآن مجید کی تفسیر لکھدیجئے۔ کہا اگر میرے بدن کی ایک شق ماری جائے تو وہ مجھے گوارا ہے بجائے اس کے کہ تفسیر لکھوں حضیف کا قول ہے کہ تابعین میں سے مسائل طلاق تو سعید بن مسیب خوب جانتے تھے۔ اور حج کو عطار اور حرام وحلال کو طاؤس۔ اور تفسیر کو مجاہد۔ اور ان سب میں جامع تر ابن جبیر تھے۔ محمد بن حبیب کہتے ہیں کہ ابن جبیر اصبہان میں آئے لوگ حدیث پوچھتے تھے مگر کچھ نہ سناتے تھے۔ پھر کوفہ میں آئے اور یہاں حدیث بیان کی۔ لوگوں نے پوچھا کہ اصبہان میں حدیث نہ سنانے کی کیا وجہ تھی۔ فرمایا۔ جوہر شناس کے سامنے ہی جوہر دکھلانا چاہیئے۔

کہتے ہیں کہ جب عبدالرحمٰن بن محمد نے عبدالملک بن مروان پر خروج کیا ہے تو ابن جبیر اُس کے ساتھیوں میں تھے جب عبدالرحمٰن قتل ہوگیا تو یہہ بھاگ کر مکہ میں آگئے۔ یہاں خالد بن عبداللہ القسری والی مکہ تھا اُس نے انکو گرفتار کرکے حجاج کے پاس بھیجدیا۔ حجاج نے کہا تیرا نام کیا ہے۔ کہا سعید بن جبیر۔ کہا نہیں۔ شقی بن کسیر۔ فرمایا میری ماں میرے نام کو تیری نسبت بہتر جانتی تھی (مطلب یہہ کہ ماں نے سعید ہی نام رکھا ہے) حجاج بولا۔ تیری ماں اور تو دونوں شقی ہو۔ فرمایا غیب کی عالم اور ہی ذات ہے۔ تو نہیں۔ حجاج بولا۔ دیکھہ دنیا میں سے نکالکر میں تجھے اب بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالتا ہوں۔ فرمایا اگر میں یقیناً سمجھہ لوں کہ تجھ اتنی قدرت ہے تو میں تجھے اپنا معبود ہی بنالوں۔ حجاج بولا تو محمدؐ کے بارہ میں کیا کہتا ہے۔ فرمایا آپ نبی الرحمتہ اور امام الھدیٰ ہیں بولا تو علی کے بارہ میں کیا کہتا ہے۔ وہ بہشت میں ہے یا دوزخ میں۔ فرمایا مجھے بہشت یا دوزخ یا دوزخ میں جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ کہ وہاں والوں کو پہچان لیتا۔ حجاج نے کہا تو خلفاء کے بارہ میں کیا کہتا ہے۔ فرمایا میں اُنکا وکیل نہیں ہوں۔ بولا تجھے خلفاء میں سے کون زیادہ پسند ہے۔ فرمایا جو مالک کی رضا کا زیادہ خواستگار تھا پوچھا ایسا کون تھا؟ فرمایا یہہ تو وہ بتا سکتا ہے جس کو انکی باطن وظاہر کا علم ہو۔ پوچھا تو میری تصدیق کو پسند کرتا ہے۔ فرمایا اگر میں پسند کرتا تو تجھے نہ جھٹلاتا۔ پوچھا کمبخت! تو ہنستا کیوں نہیں؟ فرمایا جو مٹی سے بنا ہو وہ کیونکر ہنس سکتا ہے کیونکہ مٹی کو آگ نے کھالینا ہے پھر حجاج نے حکم دیا کہ یاقوت وزبرجد اور موتی اس کے سامنے لاکر رکھیں۔ فرمایا اگر انکو اس لئے جمع کیا ہے کہ عذاب قیامت سے تجھے نجات دلائیں۔ تب تو خوب ہے۔ ورنہ یاد رکھ لے کہ قیامت کے دن ایک ہی چیخ ہوگی کہ دودہ پلانے والیاں اپنے شیر دادہ بچوں کو بھول جائیں گی اور دنیا میں کسی چیز کے جمع کرنے میں بھی خیر نہیں۔ بجز اس کے جو طیب وپاکیزہ ہو۔ (یعنے عمل) پھر حجاج نے مبسری اور ستار بجانے کا حکم دیا۔ ابن جبیر انکی آواز سُنکر رونے لگے۔ حجاج بولا روتا کیوں ہے یہ تو فرحت کا سامان ہے فرمایا نہیں۔ اندوہ کا ذریعہ ہے۔ مبسری کی آواز سُنکر تو مجھے نفخ صور یاد آگیا۔ اور ستار وہ ہے جسکی لکڑی غیر حق میں صرف ہوئی ہے۔ رہی اسکی تاریں۔ وہ قیامت کو تیرے ساتھہ ہونگی۔ حجاج بولا سعید تجھے ہلاکت نصیب ہو۔ فرمایا جو دوزخ سے بچگیا اُسکو ہلاکت نہ آئیگی۔ حجاج بولا اچھا تو پسند کرلے کہ تجھے کس طریق سے قتل کروں فرمایا بخدا۔ جس طریق سے تو مجھے یہاں قتل کرے گا اسیطرح آخرت میں خدا تجھکو قتل کرے گا۔ حجاج نے کہا کیا تو چاہتا ہے کہ تجھے معاف کردیا جائے۔ فرمایا اگر عفو ہے تو اللہ کی طرف سے ہے مگر تیرے لئے برارت وعذر کچھہ باقی نہیں۔ حجاج بولا۔ لے جاؤ قتل کرڈالو جب یہہ سامنے سے باہر نکلے تو ہنس پڑے لوگوں نے حجاج کو اطلاع دی۔ کہا پھر لوٹا کر لاؤ۔ پوچھا ہنسا کیوں؟ فرمایا میں نے تعجب کیا کہ تو اللہ کے سامنے کیسا دلیر ہے اور تعجب کیا کہ اللہ تعالیٰ تیرے حق میں کیسا حلیم ہے کہا اچھا چمڑے پر ڈالکر قتل کردو۔ سعید نے قبلہ رخ ہوکر کہا۔ وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ حجاج نے کہا اس کا رُخ قبلہ کیطرف سے پھیر دو۔ فرمایا فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ حجاج نے کہا اچھا اسکی پیشانی زمین پر رکھدو۔ کہا منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم (الی الایۃ) حجاج نے کہا اچھا اسکو ذبح کردو۔ یعنے حلق کی طرف سے چھری پھیرو۔ فرمایا میں تجھے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہ کو گواہ بناتا ہوں۔ اس شہادت کو اپنے پاس رکھنا۔ قیامت کو تجھے ادا کرنی ہوگی۔ اس کے بعد اُنہوں نے دعا کی خداوندا میرے بعد تو حجاج کو یہ تسلط نہ دیجیو کہ کسیکو قتل کرسکے۔ یہہ ماہ شعبان ۹۵ھ کو ۴۹ برس کی عمر میں شہید کئے گئے۔ اور حجاج ماہ رمضان اسی سال مرگیا۔ اور انکے بعد کسیکو قتل نہ کرسکا۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ جب حجاج نے ابن جبیر کو قتل کر دیا ہے اُسوقت روئے زمین پر کوئی ایسا نہ تھا جو اُنکے علم کا محتاج نہ تھا جب حسن بصری نے سنا کہ حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کردیا ہے تو دعا کی کہ خداوندا اس فاسق ثقیف کو سنبھال پھر کہا بخدا! اگر مشرق ومغرب کے کل باشندے بھی ابن جبیر کے قتل میں شریک ہوتے تو اللہ تعالیٰ سبکو ہی دوزخ میں گراتا۔ ۴

شفاخانہ یونانی شیخ نظام الدین حکیم امرتسر

ای مری قدر دان علم و ہنر + غور سے کیجئے ادہر بھی نظر
اعنی ہے حق ہین ہر بشر کے پسر + لعل و در یتیم سے بڑھکر

ہم لٹاتے ہین آج لعل و گہر + شرم کوئی لا ولد مضطر
جسپہ ہو فضل ایزد داور + کیون نہون اس سے بامراد اکثر

اظہار بشارت ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و عبارت اسناد بیشمار سے کما حقہ اطمینان نہ کر سکتے ہین اور گندم نما جو فروش اشتہاریون سے جو نہ طبیب ہین نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھہ سکتے ہین ۔ یہان خیر خواہی عام اور راستبازی سے کام ہے مرد میدان بنکر آئین شرطیہ دوا آزمائین جھوٹھون کو سچا اور جھوٹھون کو سچا نہ بنائین ۔

معیار صداقت بلا شرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا ہی کیا جاتا ہے اور شرطیہ مین اقرار نامہ اشٹامپ پر لکھوایا جاتا ہے جسکو اپنے یقین بھی نہ آوے وہ مچلکہ لکھوائے اگر مراد پوری نہ ہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ و جرمانہ لو صحت کے طالب ہو!!! اولاد کی آرزو مندو! ایسی بہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو ۔ فضل خداداد کی منادی ہے ۔ عام مبارکباد ی ہے ۔

اس خادم الاطبا کو ۴۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقرائے کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخہ ہاتھ آئے ہین کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہین ۔ خصوصا اولاد فرزند نرینہ و حیات و ممات و دافع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہین ۔ اگرچہ اکثر اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا ہے مگر خدا ع پنج انگشت یکسان نکرد ۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہین بندگون کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے کہ اور بہ نو ہی ہون گی ۔ مگر نمبر اول کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ سے اور (۲) تو نگر عہدہ دار خرچ دو چند سہ چند دوائین لیجائین اور مراد دل پائین (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی بیگاہ علاوہ خرچ دوا دیکر رسید دستخطی لے ۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے بندہ کا حق ہے ورنہ واپس لیجائے (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دیکر اقرار نامہ آمدنی دو ماہ لکھدے بشرط پیدائش نرینہ میعاد معینہ ادا کرے ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے (۵) زر تصفیہ شدہ فیما بین معتبر شخص کے پاس برضامندی طرفین امانت رکھدین ۔ بشرط کامیابی بندہ پائے ورنہ واپس لین ۔ (۶) اس پر بھی اطمینان نہو تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چار ماہ واجب الوصول ہو ورنہ ہرجانہ ۔ جرمانہ حسب قرار داد و قبول ۔ فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرادی شرطیہ اقرار نامہ کے جھوٹھے اشتہارونکی بنیاد ڈہادی ۔ اگر علاجین شک ہو تحقیق کر لو مراد پانے پر دنیا کسکو گران ہے فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزان ہے جو گھر اس لعل سے منور نہین وہ خانہ خراب ہے گھر نہین ۔ ؎ بر باد وہ شجر ہے کہ جسکا ثمر نہین + گمنام وہ بشر ہے کہ جسکا پسر نہین + کتاب اسناد کامل فہرست و دستور تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیجکر منگوائے جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی اور جنکی دلی مراد بر آئی انکی تحریرین ملاحظہ فرمائے تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے طریق استعمال دوا و غذا اور پرہیز ٹکٹ ملحقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا ۔ والیان ریاست و امرا حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنیٰ ہین ۔

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
۱	جنکے اولاد نہ ہو	عہ	۸	ضعف باہ	صہ	۱۵	گنٹھیا	عا	۲۲	بواسیر خونی و بادی	صہ	۲۹	طول مرض و عشق و مالیخولیا	صہ
۲	جنکے اولاد چھوٹی مرجاوے	صہ	۹	ضعف جگر	عا	۱۶	سفیدی آنکھ	صہ	۲۳	ادہرنگ	صہ	۳۰	خضاب سالانہ	عا
۳	جنکے لڑکیاں ہون لڑکا نہو	صہ	۱۰	قولنج و دردی	صہ	۱۷	ضعف بصر	عا	۲۴	ضیق النفس	[illegible]	۳۱	نزلہ و زکام	عا
۴	جنکا حمل ۲-۱ ماہ کا گرجائے	صہ	۱۱	سوزاک	صہ	۱۸	سبل	عا	۲۵	پیپہ	صہ	۳۲	تسہیل ولادت	عا
۵	کمزوری	عـ	۱۲	سرعت	عا	۱۹	لقوہ	عا	۲۶	آتشک	صہ	۳۳	ہیضہ مجرب الیرہ	عا
۶	مرگی	صہ	۱۳	جریان	عا	۲۰	بھگندر	عا	۲۷	آتشک کل بدن	عـ	۳۴	بخار تپ چوتھیہ روزانہ	صہ
۷	تپ دق	عـ	۱۴	غلط کاری	صہ	۲۱	ناصور	عا	۲۸	نل اترنا	صہ	۳۵	ضعف ہضم	صہ
												۳۶	سرسام	عا

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر ڈیوڑھی چوک کرمون ++

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب سب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور علاقہ کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - ڈھلکا - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کی آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۳ روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ ۸ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ - خریدار بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی ممیرے کی سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہئیے -

المشتہر پروفیسر میا سنگھ ہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱ - مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میان سنگھ صاحب ہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے بہت پانی کا جانا - دھند - سوزش ہر قسم - جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین - ڈھلکا اور کمزوری نظر - ناخنہ - باہر اور اندر کی جلی کا زخم - اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے - اسلئے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئیے - اسلئے مین یہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے راقم ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی

۲ - مین بڑی خوشی سے ممیرے کی سرمہ کے فائدہ [illegible] اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب ہلووالیہ نے تیار کیا ہے - مینے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر ۱۶ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے - اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین اُن مین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی مین اسقدر فرق آ گیا تھا کہ سوئی مین دھاگہ بھی نہین پرو سکتی تھی - اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و سپرنٹنڈنٹ آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق

۳ - مین نے ممیرے کی سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے - اُن مریضون پر جن کی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین - استعمال کر کے دیکھا مفید پایا - میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جن کی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے - اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر پرجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر آئی ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

۴ - مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ ہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا - میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ - ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام - اگر کوئی شخص ممیرے کی سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا - جن کے نقل ایک بک مین اسی مطلب کیلئے بابت ۱۹۱۰ء مین جمع کی گئی ہے

شیخ یعقوب علی ایڈیٹر و مالک نے اپنے مطبع انوار احمدیہ قادیان مین چھاپ کر شائع کیا